قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 26 اکتوبر 2021ء | 19 ربیع الاول 1443 ہجری قمری | 26 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:254

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿۶۰﴾

(النساء: 60)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اُولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لَوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

......یہاں میں ضمناً ذکر کر دوں۔ گو ضمناً ہے مگر میرے نزدیک اس کا ایک حصہ ہی ہے کہ اگر والدین کی دعا اپنے بچوں کے لئے اچھے رنگ میں پوری ہوتی ہے تو وہاں ایسے بچے جو والدین کے اطاعت گزار نہ ہوں ان کے حق میں برے رنگ میں بھی پوری ہوسکتی ہے۔ تو ماں باپ کی ایسی دعا سے ڈرنا بھی چاہیے۔

بعض بچے جائیداد یا کسی معاملے میں والدین کے سامنے بے حیائی سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مختلف لوگ لکھتے رہتے ہیں اس لئے یہ عجیب خوفناک کیفیت بعض دفعہ سامنے آجاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایسے بچوں کو اس تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ماں کے لئے تو خاص طور پر حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ تمہارے سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں ہے۔

یہ جو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ والدین کو اف نہ کہو یہ اس لئے ہے کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حق مارا جا رہا ہے یا تمہارے ساتھ ناجائز رویہ اختیار کیا ہے ماں باپ نے۔ تب بھی تم نے ان کے آگے نہیں بولنا ورنہ کسی کا دماغ تو نہیں چلا ہوا کہ ماں باپ کے فیض بھی اٹھا رہا ہو اور ماں باپ اس بچے کی ہر خواہش بھی پوری کر رہے ہوں تو ان کی نافرمانی کرے یا کوئی نامناسب بات کرے۔......

تو جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے بہت سے ماں باپ اپنے بچوں کی نافرمانیوں کا ذکر کرتے ہیں اپنے خطوط میں۔ اس ضمن میں والدین کا جہاں فرض ہے اور سب سے بڑا فرض ہے کہ پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان کی جائز اور ناجائز بات کو ہمیشہ مانتے نہ رہیں اور اولاد کی تربیت اور اٹھان صرف اس نیت سے نہ کریں کہ ہماری جائیدادوں کے مالک بنیں جیسا کہ میں آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں اس کا ذکر کروں گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بچوں کو بھی خوف خدا کرنا چاہیے کہ ماؤں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ باپوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ کل کو ان کے بچے ان کے سامنے اسی طرح کھڑے ہو جائیں کیونکہ آج اگر یہ نہ سمجھے اور اس امر کو نہ روکا تو پھر یہ شیطانی سلسلہ کہیں جا کر رکے گا نہیں اور کل کو یہی سلوک ان کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے اور احمدیت کی اگلی نسل پہلے سے بڑھ کر دین پر قائم ہونے والی اور حقوق ادا کرنے والی نسل ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2003ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن 29 اگست تا 4 ستمبر 2003ء صفحہ 5)

اس شمارہ میں

- اے پیارے مسیحؑ! (منظوم)
- کتاب تعلیم کی تیاری
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیائے ایمان
- تاؤبٹ

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

غیر منصف حکمرانوں کی اطاعت

حضرت سلمہ بن یزید الجعفی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں مگر ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اِعراض کیا۔ اُس نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ آپ نے پھر اِعراض کیا۔ اُس نے دوسری یا تیسری دفعہ پھر اپنا سوال دہرایا۔ جس پر اشعث بن قیس نے اُنہیں پیچھے کھینچا (یعنی خاموش کروانے کی کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سوال پسند نہیں آیا)۔ تب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے حالات میں اپنے حکمرانوں کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔ جو ذمہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ اُن سے ہو گا اور جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ تم سے ہو گا۔

(مسلم، کتاب الامارۃ باب فی طاعۃ الامراء وان منعوا الحقوق حدیث نمبر 4782)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

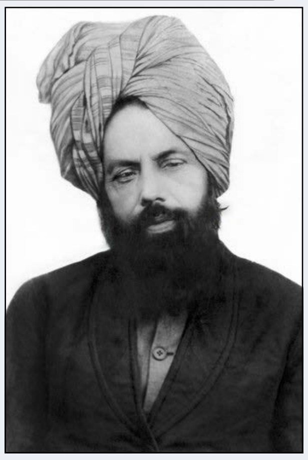

اپنی حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری

یہ ایک واقعی امر ہے کہ مسلمانوں کو خدا اور رسول کا حکم ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں وفاداری سے اسکی اطاعت کریں۔ مَیں نے اپنی کتابوں میں یہ شرعی احکام مفصل بیان کر دیے ہیں۔

(کشف الغطاء، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 186)

میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو، جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو............. خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اس کے شکر گزار اور فرمانبردار بنے رہو............. یاد رہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم باامن زندگی بسر کریں اس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے۔ اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اس وقت عبادت کر رہے ہیں۔ کیا اسلام کی یہ تعلیم ہوسکتی ہے کہ ہم اپنے محسن سے بدی کریں اور جو ہمیں ٹھنڈے سایہ میں جگہ دے اس پر آگ برساویں اور جو ہمیں روٹی دے اسے پتھر ماریں۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380-381)

میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے۔ اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 10)

دربارِ خلافت

’’کیڑی کے گھر نارائن آیا‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک میرے بھائی مہر علی صاحب آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ وہ بیمار ہو گئے۔ چھ ماہ تک دست آتے رہے۔ ہم علاج کرتے رہے۔ جب کوئی افاقہ نہ ہوا اور ہم بالکل ناامید ہو گئے تو اُس کو قادیان لے آئے۔حضرت صاحب کو الہام ہو چکا تھا کہ مَیں اس جگہ ایک پیارے بچے کا جنازہ پڑھوں گا اور حضور اس الہام کو اپنے بچوں میں سے ہی کسی ایک کے متعلق سمجھا کرتے تھے۔ مگر مہر علی کو یہاں لایا گیا تو حضور نے اُس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ کچھ ٹھیک ہوگیا مگر حضور کو الہام ہوا کہ یہ بچہ بچ نہیں سکے گا۔ اس پر آپ نے حافظ حامد علی کو کہا کہ اس بچے کو یعنی اپنے بھائی کو گھر لے جاؤ۔ یہ بچ نہیں سکے گا۔ اور اگر یہاں فوت ہوا تو تمہارے رشتہ داروں کو یہاں آنے کی تکلیف ہو گی۔ ہم نے ڈولی تیار کروائی۔ اُسے ڈولی میں بٹھایا اور بازار تک لے گئے۔ مگر اُس نے کہا کہ مَیں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ بارہ تیرہ سال کا بچہ تھا۔ اُس بچے نے کہا کہ مرنا ہے تو یہیں مرنا ہے۔ مَیں تو مرزا صاحب کی خدمت میں ہی رہوں گا۔ اور اگر تم نے واپس نہ کیا تو میں چھلانگ لگا دوں گا جو مجھے اُٹھا کے لے جا رہے ہو۔ چنانچہ ہم اُسے واپس لائے اور حضرت صاحب کو اطلاع بھجوائی۔ فرمایا اچھا رہنے دو۔ یہ یہاں ہی فوت ہو گا۔ مگر یہ خیال رکھنا کہ چلتا پھرتا مرے گا۔ یہ نہ سمجھنا کہ بیمار ہو گا، لیٹا ہوا۔ اچانک وفات ہو جانی ہے۔ لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔ جس دن اُس نے مرنا تھا۔ بازار چلا گیا اور دودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا۔ ماں کو کہنے لگا کہ ماں اب دیا گُل ہو چلا ہے۔ والدہ سمجھی کہتا ہے شام ہوگئی ہے۔ دیا جلاؤ۔ مگر اُس نے کہا کہ میرا مطلب یہ نہیں، یہ مطلب ہے۔ اُس کو بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا۔ مگر اُسی حالت میں اُس کی جان نکل گئی۔حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا اور یہیں تدفین کی۔ کہتے ہیں جنازہ اس قدر لمبا پڑھایا کہ ہم لوگ تھک گئے۔ لوگ رو رہے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 66-67۔ روایت حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالرزاق صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ مَیں بڑی خواہش سے (وہ) مقدمہ سننے کے لئے (جو جہلم کا مشہور مقدمہ ہے) حضور کی تشریف آوری سے ایک دن پہلے جہلم پہنچ گیا۔ گاڑی کے آنے سے دو گھنٹے پیشتر سٹیشن پر پہنچ گیا تھا۔ میں نے سٹیشن پر نظارہ دیکھا ہے کہ دس دس فٹ پر پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لوگوں دیواروں پر چڑھنے کی کوشش کرتے تھے مگر پولیس اندر نہیں جانے دیتی تھی۔ گاڑی آنے کے وقت اس قدر ہجوم ہو گیا کہ آخر پولیس کامیاب نہ ہوسکی۔ تمام خلقت دیواریں پھاند کر اندر چلی گئی۔ جب حضرت صاحب گاڑی سے اترنے لگے تو ایک گلی باہر تک پولیس کی مدد سے احمدی دوستوں نے بنادی۔ اس گلی میں سب سے پہلے چوہدری مولا بخش صاحب جو سیالکوٹ کے مشہور احمدی تھے گزرے اور گاڑی تک گئے۔ اُن کے بعد حضرت صاحب تشریف لے گئے اور ساتھ ہی مولوی عبداللطیف صاحب شہید کابل والے اور مولوی محمد احسن صاحب بھی تھے اور بند گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی کا چلنا ہجوم کے سبب سے بہت ہی مشکل ہوگیا۔ اُس وقت غلام حیدر تحصیلدار نے بہت ہی محبت کے ساتھ انتظام شروع کیا۔ ایک تو پولیس کو انتظام کرنے کے لئے زور دیا اور دوسرے خلقت کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ ہنٹر ہاتھ میں لے کر جلال کے ساتھ چکر لگا رہا تھا۔ ہمارا دل تو اس وقت غمگین تھا کہ خدا کرے حضور خیریت سے کوٹھی پر پہنچ جائیں۔ اُس وقت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جو گاڑی کے آگے آگے ایک بیگ بغل میں دبائے ہوئے چل رہے تھے کسی وقت جوش میں آ کر یہ بھی کہہ دیتے تھے۔ (کہتے ہیں مجھے واقعہ یاد ہے) کہ ’’کیڑی کے گھر نارائن آیا‘‘ حتی کہ حضرت صاحب کوٹھی پر پہنچ گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 158-159۔ روایت میاں عبدالرزاق صاحبؓ)

حضرت میاں وزیر محمد خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں جس روز آیا، ایک اور شخص بھی میرے ساتھ تھا جو یہاں آ کر بیمار ہو گیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہو گیا۔ پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آ کر دو روٹی ایک رات میں کھا لیتا تھا۔ واپس امرتسر گیا۔ پھر وہی حالت ہو گئی۔ پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو مسجد مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرے میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے۔ جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہو گئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہو گیا۔ جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی۔ اُس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی۔ اُس کے بعد میں بہت سخت رویا۔ (یعنی ایک نظر سے دیکھا، توجہ سے دیکھا، اُس کا ایسا اثر ہوا کہ مَیں بہت سخت رویا، نماز میں بھی اور نماز سے پہلے بھی۔) کہتے ہیں کہ صوفیاء کے مذہب میں یہ غسل کہلاتا ہے۔ عصر کے وقت جب حضور سے پھر ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! اب اچھا ہو گیا ہوں۔ پہلے وقت جب ہم قادیان آئے تو اُس وقت کوئی لنگر خانہ نہیں تھا۔ (یعنی پہلی دفعہ جب آئے ہیں) حضرت صاحب کے گھر سے روٹی اور اچار آیا، وہ کھایا۔ اُس وقت وہ کمرہ جس میں آجکل موٹر ہے اُس میں پریس تھا۔ مہمان بھی وہیں ٹھہر جاتے تھے۔ مَیں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 179-180۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 11/ مئی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اے پیارے مسیحؑ!

وہ قصیدہ میں کروں وصفِ مسیحا میں رقم
فخر سمجھیں جسے لکھنا بھی مرے دست وقلم
کھولتا ہوں میں زباں وصف میں اس کے یارو
جس کے اوصاف حمیدہ نہیں ہوسکتے رقم
جان ہے سارے جہاں کی وہ شہِ والا جاہ
منبعِ جود و سخا ہے وہ مرا ابر کرم
فیض پہنچانے کا ہے تو نے اٹھایا بیڑا
لوگ بھولے ہیں ترے وقت میں نامِ حاتم
تاج اقبال کا سر پر ہے مزین تیرے
نصرت و فتح کا اڑتا ہے ہوا میں پرچم
شان و شوکت کو تری دیکھ کے حساد و شریر
خون دل پیتے ہیں اور کھاتے ہیں وہ غصہ و غم
دیکھ کر تیرے نشانات کو اے مہدئ وقت
آج انگشت بدنداں ہے سارا عالم
مال کیا چیز ہے اور جاں کی حقیقت کیا ہے
آبرو تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہیں ہم
غرق ہیں بحرِ معاصی میں ہم اے پیارے مسیحؑ
پار ہوجائیں اگر تُو کرے کچھ ہم پہ کرم
اپنے وعدے کے مطابق تجھے بھیجا اس نے
امتِ خیرِ رسل پر ہے کیا اُس نے کرم
تیرے ہاتھوں سے ہی دجال کی ٹوٹے گی کمر
شرک کے ہاتھ ترے ہاتھ سے ہی ہوویں گے قلم
تیری سچائی کا دنیا میں بجے گا ڈنکا
بادشاہوں کے ترے سامنے ہونگے سَر خم
التجا ہے میری آخر میں یہ اے پیارے مسیحؑ!
حشر کے روز تو محمود کا بنیو ہمدم

(کلام محمود)

اداریہ

کتاب تعلیم کی تیاری

قسط 16

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں

آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالیٰ دے چکا ہے۔ وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دے گا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بُھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پا لیا ہے وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے تیار رہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے۔ خدا کی سُنّت ٹل نہیں سکتی۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا سے دُعا اور استغفار میں مصروف رہے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال، اولاد، بیوی، بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر، عزّت، خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ اَور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے۔ اس کی خاطر داری کرنی چاہیئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا ضروری ہے۔

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں۔ دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سُناتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔ شیطان انسان کا پورا دشمن ہے قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے۔ اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر خوش نہیں۔ اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ وہ ابتداء سے بدی کرتا چلا آیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے۔ لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کی راہ میں دُکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نُور ملتا ہے۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 90-91 ایڈیشن 1984ء)

غرض یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ اَحدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔

اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے خدا تعالےٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غَنِیٌّ عَنِ الۡعَالَمِیۡنَ ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دُنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالےٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

یاد رکھو۔ یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ (الماعون:5-6)۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔

نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بےحیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور جب تک انسان دُعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے چاہیئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دُعاؤں سے خالی نہ ہو۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 66-67، ایڈیشن 1984ء)

نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں

اس وقت میں سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً پر بحث نہیں کرتا بلکہ نفس کی ملونی کا ذکر کرتا ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیشہ خفیہ ہی خیرات کرو اور علانیہ نہ کرو۔ نیک نیّتی کے ساتھ ہر کام میں ثواب ہوتا ہے۔ ایک نیک طبع انسان ایک کام میں سبقت کرتا ہے اس کی دیکھا دیکھی دوسرے بھی اس کارِ خیر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے اس شخص کو بھی ثواب ملتا ہے بلکہ ان کے ثواب میں سے بھی حصہ لیتا ہے۔ پس اس رنگ میں کوئی نیک کام اس نیت سے کرنا کہ دوسروں کو بھی ترغیب و تحریص ہو بڑا ثواب ہے۔

شریعت اسلام میں بڑے بڑے باریک امور ایسے ہیں تا کہ اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے۔ اخلاص ایک موت ہے جو مخلص کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہے۔ جو شخص دیکھے کہ علانیہ خرچ کرنے اور خیرات دینے یا چندوں میں شامل ہونے سے اس کے نفس کو مزا آتا ہے اور ریا پیدا ہوتی ہے تو اس کو چاہیئے کہ ریاکاری سے دست بردار ہو جائے اور بجائے علانیہ خرچ کرنے کے خفیہ طور سے خرچ کرے اور ایسا کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو۔ پھر خدا قادر ہے کہ نیک کو اس کی نیکی اور پاک تبدیلی کی وجہ سے بخش دے۔ اس میں کوئی سو برس کی ضرورت نہیں، اخلاص کی ضرورت ہے۔

دیکھو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک بُڑھیا کو بلاناغہ حلوا کھلایا کرتے تھے اور ان کے اس فعل کی کسی کو خبر نہ تھی۔ ایک دن جب بُڑھیا کو حلوا نہ پہنچا۔ اُس نے اِس سے یقین کر لیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ وفات پا گئے۔ اب جائے غور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے تعاہد سے اس بُڑھیا کی جو کہ اور کچھ نہ کھا سکتی تھی خدمت کیا کرتے تھے کہ ایک دن حلوا نہ پہنچنے سے اس کو یقین ہو گیا کہ آپ وفات پا گئے۔ یعنی اس بُڑھیا کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ آپؓ زندہ ہوں اور اس کو حلوا نہ پہنچے۔ یہ ممکن ہی نہ تھا۔

غرض یہ ہے اخلاص اور یہ ہیں محض خدا کی راہ میں محض نیک نیتی کے اعمال۔ اخلاص جیسی اور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں۔ ایسے ہی امور سے وہ لوگ دُنیا پر غالب آگئے تھے۔ صرف زبانی باتوں سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب نہ پیشانی میں نور اور نہ رُوحانیت ہے اور نہ معرفت کا کوئی حصہ۔ خدا تعالےٰ ظالم نہیں ہے۔ اصل بات ہی یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اخلاص نہیں۔ صرف ظاہری اعمال سے جو رسم اور عادت کے رنگ میں کئے جاتے ہیں کچھ نہیں بنتا۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں نماز کی تحقیر کرتا ہوں۔ وہ نماز جس کا ذکر قرآن میں ہے اور وہ معراج ہے۔ بھلا ان نمازیوں سے کوئی پُوچھے تو سہی کہ ان کو سُورہ فاتحہ کے معنے بھی آتے ہیں۔ پچاس پچاس برس کے نمازی ملیں گے مگر نماز کا مطلب اور حقیقت پوچھو تو اکثر بے خبر ہوں گے حالانکہ تمام دنیوی علوم ان علوم کے سامنے ہیچ ہیں۔ بااین دنیوی علوم کے واسطے تو جان توڑ محنت اور کوشش کی جاتی ہے اور اس طرف سے ایسی بے التفاتی ہے کہ اُسے جنتر منتر کی طرح پڑھ جاتے ہیں۔ میں تو یہاں تک بھی کہتا ہوں کہ اس بات سے مت رُکو کہ نماز میں اپنی زبان میں دُعائیں کرو۔ بیشک اُردو میں، پنجابی میں، انگریزی میں، جو جس کی زبان ہو اسی میں دُعا کر لے۔ مگر ہاں یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو اسی طرح پڑھو۔ اس میں اپنی طرف سے کچھ دخل مت دو۔ اس کو اسی طرح پڑھو اور معنے سمجھنے کی کوشش کرو۔ اسی طرح ماثورہ دعاؤں کا بھی اسی زبان میں التزام رکھو۔ قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد جو چاہو خدا تعالیٰ سے مانگو اور جس زبان میں چاہو مانگو۔ وہ سب زبانیں جانتا ہے۔ سنتا ہے قبول کرتا ہے۔

اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُر ذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو۔ مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکریں مار کر پُوری کر لی جاتی ہیں پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے۔ نماز تو ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے۔ اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دُعا کا نام ہے جو بڑے عجز، انکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کُنجی صرف دُعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔

نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور ویل بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیّت کا شرف حاصل ہو۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۵﴾ (الماعون:5) خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بیخبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں مگر ان لوگوں نے تو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے کہ دوسرا نبی آ گیا ہے اور اس نے گویا نماز کو منسوخ ہی کر دیا ہے۔

دیکھو خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بَھلا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقعہ دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گذر جاتا ہے اور رات بھی گر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی۔

میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں۔ کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عُمر گذری جا رہی ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 410-413 ایڈیشن 1984ء)

ہم نے کسی کتاب میں ایک حکایت پڑھی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ایک کافر سے جنگ ہوئی۔ جنگ میں مغلوب ہو کر وہ کافر بھاگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے اس کا تعاقب کیا اور آخر اُسے پکڑا۔ اس سے کُشتی کر کے اس کو زیر کر لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کی چھاتی پر خنجر نکال کر اس کے قتل کرنے کے واسطے بیٹھ گئے تو اس کافر نے آپ کے مُنہ پر تھوک دیا۔ اس سے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اس کی چھاتی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس سے الگ ہو گئے۔ وہ کافر اس معاملہ سے حیران ہوا اور تعجب سے اس کا باعث دریافت کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ تم سے جنگ کرتے ہیں تو محض خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔ کسی نفسانی غرض سے نہیں کرتے بلکہ ہم تو تم لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے تم کو پکڑا خدا کے لئے تھا۔ مگر جب تم نے میرے مُنہ پر تھوک دیا تو اس سے مجھے بشریت کی وجہ سے غصّہ آ گیا تب میں ڈرا کہ اگر اس وقت جبکہ اس معاملہ میں میرا نفسانی جوش بھی شامل ہو گیا ہے تم کو قتل کروں تو میرا سارا ساختہ پر داختہ ہی برباد نہ ہو جاوے اور جوش نفس کی ملونی کی وجہ سے میرے نیک اور خالصاً للہ اعمال بھی حبط نہ ہو جاویں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کہ ان لوگوں کا اتنا باریک تقویٰ ہے۔ اس نے کہا کہ میں نہیں یقین کر سکتا کہ ایسے لوگوں کا دین باطل ہو۔ لہٰذا وہ وہیں مسلمان ہو گیا۔

غرض اسی طرح ہماری جماعت کے بھی جنگ ہوتے ہیں ان میں جوش نفس کو شامل نہ کرنا چاہیئے۔ دیکھو۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر اور دجّال نہیں ہیں تو پھر کسی کے کافر اور دجّال وغیرہ کہنے سے ہمارا کچھ بگڑتا نہیں اور اگر واقع میں ہی ہم خدا تعالیٰ کے حضور میں مقبول نہیں بلکہ مردود ہیں تو پھر کسی کے اچھا کہنے اور نیک بنانے سے ہم خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 340-341، ایڈیشن 1984ء)

بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں

قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گذاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِکُمۡ ؕ اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا (بنی اسرائیل رکوع 2) (اسراء: 26) اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی۔ بہر حال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقعہ ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدنظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیم کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہر حال خدا کا حق مقدم ہے۔ پس خدا تعالےٰ کو مقدم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشِش میں لگے رہو اور اُن کے حق میں دُعا کرتے رہو اور صحتِ نیّت کا خیال رکھو۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 131 ایڈیشن 1984ء)

علم طب یونانیوں سے مسلمانوں کے ہاتھ آیا مگر مسلمان چونکہ مؤحد اور خدا پرست قوم تھی۔ انہوں نے اسی واسطے اپنے نسخوں پر ھُوَالشَّافِی لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اطبّاء کے حالات پڑھے ہیں۔ علاج الامراض میں مشکل امر تشخیص کو لکھا ہے۔ پس جو شخص تشخیص مرض میں ہی غلطی کرے گا وہ علاج میں بھی غلطی کرے گا کیونکہ بعض امراض ایسے ادق اور باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پس مسلمان اطباء نے ایسی دقتوں کے واسطے لکھا ہے کہ دعاؤں سے کام لے۔ مریض سے سچی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے اگر انسان پوری توجہ اور درد دل سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر مرض کی اصلیت کھول دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی غیب مخفی نہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر صرف اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر جتنا بڑا دعویٰ کرے گا اتنی ہی بڑی شکست کھائے گا۔ مسلمانوں کو توحید کا فخر ہے۔ توحید سے مراد صرف زبانی توحید کا اقرار نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ عملی رنگ میں حقیقتاً اپنے کاروبار میں اس امر کا ثبوت دے دو کہ واقعی تم موحّد ہو اور توحید ہی تمہارا شیوہ ہے۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہر ایک امر خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس واسطے مسلمان خوشی کے وقت الحمد للہ اور غمی اور ماتم کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہہ کر ثابت کرتا ہے کہ واقع میں اس کا ہر کام میں مرجع صرف خدا ہی ہے جو لوگ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر زندگی کا کوئی حظّ اُٹھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ان کی زندگی بہت ہی تلخ ہے کیونکہ حقیقی تسلّی اور اطمینان بجُز خدا میں محو ہونے اور خدا کو ہی ہر کام کا مرجع ہونے کے حاصل ہو سکتا ہی نہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی تو بہائم کی زندگی ہوتی ہے۔ اور وہ تسلّی یافتہ نہیں ہو سکتے۔ حقیقی راحت اور تسلّی انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو خدا سے الگ نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ سے ہر وقت دل ہی دل میں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 345-346 ایڈیشن 1984ء)

(ترتیب و کمپوزڈ فضل عمر شاہد۔ خاقان اور صائم لٹویا)

آج کی دعا

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی دعا

أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ اللَّاتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَشَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ۔

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر باب ما یؤمر بہ من التعوذ)

ترجمہ: میں اللہ کے عزت والے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں، اور اللہ کے ان کامل و مکمل کلمات کی پناہ میں بھی کہ کوئی نیک و بد جن سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میں اپنے رب کی پناہ اُس شر سے بھی مانگتا ہوں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس سے بھی جو آسمان پر چڑھتا ہے اور اس شر سے بھی جو اس نے زمین پر پیدا کیا اور اُس شر سے بھی جو اُس سے نکلتا ہے، اور اے رحمٰن خدا! دن رات کے فتنوں اور رات کے حادثات سے بھی پناہ مانگتا ہوں، سوائے رات کو پیش آنے والے حادثہ کے جو خیر و برکت کا موجب ہو۔

یہ اللہ کی پناہ میں آنے اور شیطان کے شر سے بچنے کی جامع دعا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کے واقعہ اسراء کے بیان میں ایک خوفناک شیطان کا ذکر کرتے ہیں جو کہ ایک شعلہ آگ کے ساتھ آپ ﷺ کا تعاقب کر رہا تھا۔ حضرت جبرائیلؑ نے حضور ﷺ کو یہ (مندرجہ بالا) دعا سکھلائی اور فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں شیطانی شعلہ ختم ہو جائے گا اور یہ خود بخود گر پڑے گا۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

ایچ۔ایس۔کاہلوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیائے ایمان

ارکان ایمان کے متعلق مسلمانوں کے غلط عقائد کی اصلاح از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’نازمت کر اپنے ایماں پر کہ یہ ایمان نہیں
اس کو ہیرا مت گماں کر ہے یہ سنگِ کوہسار
پیٹنا ہوگا دو ہاتھوں سے کہ ہے ہے مر گئے جبکہ
ایماں کے تمہارے گند ہوں گے آشکار‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 136-137)

آنحضرت ﷺ نے آخری زمانہ میں دنیا سے ایمان اٹھ جانے اور اسکے احیائے نو کی پیشگوئی ان الفاظ میں فرمائی ’’لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ اَوْرَجُلٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ‘‘ (بخاری، کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ زیر آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ۔۔۔) اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا (یعنی زمین سے اٹھ گیا) تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر رجل فارسی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور آپؑ کی بعثت بھی عین اس وقت ہوئی جب کہ ایمان زمین پر سے اٹھ چکا تھا۔

آپ فرماتے ہیں:

’’غرض تمام زمین کا ظلم سے بھرنا اور ایمان کا زمین پر سے اُٹھ جانا اس قسم کی مصیبتوں کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ایک ہی زمانہ ہے جس کو مسیح کا زمانہ یا مہدی کا زمانہ کہتے ہیں اور احادیث نے اس زمانہ کو تین پیرایوں میں بیان کیا ہے رجل فارسی کا زمانہ۔ مہدی کا زمانہ۔ مسیح کا زمانہ۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 116)

نیز فرمایا:

’’حدیث ہے لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اور چونکہ اس فارسی شخص کی طرف وہ صفت منسوب کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اس کو عدل سے پُر کرنا۔ لہٰذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے اور وہ میں ہوں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15)

’’ایمان‘‘ وسیع المعانی لفظ ہے۔ مضمون ہذا میں صرف ایمانیات یعنی ارکانِ ایمان (اللہ پر ایمان، ملائکہ پر ایمان، کتابوں پر ایمان، رسولوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، تقدیر پر ایمان) کے متعلق مسلمانوں کے غلط عقائد کا ذکر ہو گا جنکی نشاندہی اور اصلاح حضرت اقدسؑ نے فرمائی اور کھوئے ہوئے ایمان کو اعتقادی اور عملی طور پر دنیا میں قائم فرمایا۔ اور یہی حقیقی ایمان ہے کہ اول انسان کا اعتقاد درست ہو کیونکہ صحیح اعتقاد صحیح عمل پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ آپؑ اپنا مقصدِ بعثت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہمارے دو کام ہیں۔ اول یہ کہ اعتقاد میں نصوص کے برخلاف جو غلطیاں پڑ گئی ہیں وہ نکالی جاویں۔ دوم یہ کہ لوگوں کی عملی حالتیں درست کی جائیں اور صحابہؓ کے مطابق ان کو تقویٰ وطہارت حاصل ہوجائے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 515)

اختصار کے ساتھ ہر عقیدہ کے متعلق حضورؑ کے صرف ایک یا دو اقتباس پیش کئے جا رہے ہیں:

’’اللہ پر ایمان‘‘ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد

(1) وحدت الوجود کا نظریہ

’’وجودی مذہب حق سے دور چلا گیا ہے اور اس نے صفاتِ الٰہیہ کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ معلوم نہیں کرسکتا کہ اس نے عبودیت اور الوہیت کے ہی رشتہ پر ٹھوکر کھائی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 73)

’’قرآن شریف کے شروع ہی میں جو کہا گیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحۃ 2) عالمین کا رب۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رب اور ہے اور عالم اور ہے۔ ورنہ اگر وحدت وجود والی بات صحیح ہوتی تو رب العین کہا جاتا۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 489)

(2) حضرت عیسیٰؑ کا مردے زندہ کرنا

’’ان کے مردے زندہ کرنے کے معجزے کو بھی خواہ مخواہ خصوصیت دی گئی ہے تعجب آتا ہے ان مولویوں پر کہ حضرت عیسیٰ کے واسطے احیاءِ موتٰی کالفظ آوے تو حقیقی مردے زندہ ہو جاویں جو سنت اللہ اور قرآن مجید کے خلاف ہیں۔ مگر جب وہی لفظ آنحضرت ﷺ کے واسطے آتے ہیں اس سے مراد روحانی مردے بن جاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 452)

(3) حضرت عیسیٰؑ کا خالق طیور ہونا

’’میں نے ایک دفعہ ایک غیر مقلّد سے جو اہل حدیث کہلاتے ہیں پوچھا کہ جبکہ بقول تمہارے حضرت مسیح نے ہزارہا پرندے بنائے تو کیا تم ان دو قسم کے پرندوں میں کچھ فرق کر سکتے ہو کہ مسیح کے کونسے ہیں اور خدا کے کونسے۔ اُس نے جواب دیا کہ آپس میں مل گئے۔ اب کیونکر فرق ہو سکتا ہے۔ اس اعتقاد سے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ خدا تعالیٰ بھی دھوکہ باز ٹھہرتا ہے کہ اپنے بندوں کو تو حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ بناؤ اور پھر آپ حضرت مسیح کو ایسا بڑا شریک اور حصّہ دار بنا دیا کہ کچھ تو خدا کی مخلوقات اور کچھ حضرت مسیح کی مخلوقات ہے بلکہ مسیح خدا کے بعث بعد الموت میں بھی شریک اور علم غیب میں بھی شریک کیا اب بھی نہ کہیں کہ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 206 حاشیہ در حاشیہ)

(4) حیاتِ مسیح کا عقیدہ اور حضرت عیسیٰؑ کو حیّ و قیوم ٹھہرانا

’’سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور اہم اور اعلیٰ تعلیم توحید کو مشکوک کیا گیا ہے۔ ایک طرف تو عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں اور وہ اس سے حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ دو ہزار برس سے زندہ چلے آتے ہیں۔ نہ زمانہ کا کوئی اثر ان پر ہوا۔ دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کرلیا کہ بیشک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور دو ہزار برس سے ابتک اسی طرح موجود ہے۔ کوئی تغیّر وتبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 186)

(5) انبیاء و اولیاء کو خدائی صفات میں شریک ٹھہرانا

’’دعاؤں کا سننے والا اور قدرت رکھنے والا خدا ہی ہے اس کو یقین کر نا یہی اسلام ہے جو اس کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کو چھوڑتا ہے پھر کس قدر قابل شرم یہ امر ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی تو کہتے ہیں یا محمد ﷺ، یا ابابکر، یا عمر نہیں کہتے البتہ یا علی کہنے والے ان کے بھائی موجود ہیں یہ شرک ہے کہ ایک تخصیص بلاوجہ کی جاوے۔ جب خدا کے سوا کسی چیز کی محبت بڑھ جاتی ہے تو پھر انسان صُمٌّ بُکْمٌ ہو جاتا ہے جو اسلام کے خلاف ہے جب توحید کے خلاف چلے تو پھر مسلمان کیسا؟ تعجب کی بات ہے کہ جن لوگوں کو یہ خدا کا حصہ دار بناتے ہیں خود ان کو بھی یہ مقام توحید ہی کے ماننے سے ملا تھا۔ اگر وہ بھی ایسے ’’یا‘‘ کہنے والے ہوتے تو ان کو یہ مقام ہرگز نہ ملتا بلکہ انہوں نے خدائے تعالیٰ کی اطاعت اختیار کی تب یہ رتبہ ان کو ملا یہ لوگ شیعوں اور عیسائیوں کی طرح ایک قسم کا شرک کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 604)

(6) آنحضرت ﷺ کا حاضر ناظر ہونا

’’یہ ہم مانتے ہیں کہ یہ لوگ خدا کے نزدیک زندہ ہیں مگر ہم نہیں مان سکتے کہ ان کو سامع کی قوت بھی ہے۔ حاضر ناظر ہونا ایک الگ صفت ہے جو خدا ہی کو حاصل ہے دیکھو ہم بھی زندہ ہیں مگر لاہور یا امرتسر کی آوازیں نہیں سن سکتے خدا تعالیٰ کے شہید اور اولیاء اللہ بیشک خدا کے نزدیک زندہ ہوتے ہیں مگر ان کو حاضر ناظر نہیں کہہ سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 604)

(7) آنحضرت ﷺ کا علم غیب

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ عالم الغیب ہیں۔ عالم الغیب ہونا خدا کی شان ہے۔ یہ لوگ سنت انبیاء علیہم السلام سے اگر واقف اور آگاہ ہوں تو اس قسم کے اعتراض ہرگز نہ کریں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 457)

’’خدا کے علم کے ساتھ بشر کا علم مساوی نہیں ہوسکتا۔ اس لیے انبیاء سے اجتہاد میں غلطیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور پھر جب خدا تعالیٰ نے اس پر اطلاع دی تو ان کو علم ہوا۔۔۔ آئندہ کے امور بعض وقت ایک نبی پر منکشف کئے جاتے ہیں مگر تفصیلی علم نہیں دیا جاتا۔ پھر جب ان کا وہ وقت آتا ہے تو خود بخود حقیقت کھل جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 274-275)

(8) خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کا انکار

’’یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصّوں کی پوجا کرو پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا جو کچھ ہیں قصّے ہیں۔ اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اُس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اُس کو اختیار کرلے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354)

(9) خدا کی صفت قدرت میں امکانِ کذب کو داخل کرنا

’’عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے یہ معنے تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ خودکشی پر بھی

قادر ہے۔ اس طرح تو وہ اپنا بیٹا بنانے پر بھی قادر کہا جاسکتا ہے؟ پھر عیسائی مذہب کے اختیار کرنے میں کیا تامل ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بے شک قادر ہے مگر وہ اپنے تقدس اور ان صفات کے خلاف نہیں کرتا جو قدیم سے الہامی کتب میں بیان کی جارہی ہیں۔ گو یاان کے خلاف اس کی توجہ ہوتی ہی نہیں۔ وہ ذات پاک اپنے مواعید کے خلاف بھی نہیں کرتا اور نہ اس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس ازلی ابدی اس کی صفت ہر کتاب الٰہی میں پڑھ کر پھر اس بات کے امکان پر بحث کرنا کہ وہ خودکشی پر قادر ہے هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ (الاخلاص 2تا4) پڑھتے ہوئے پھر اس کے بیٹے کے امکان کا قائل ہونا نہایت لغو حرکت ہے۔ پس ایسی باتوں کے بارے میں اس بہانے سے گفتگو کرنا کہ ہم نفس امکان پر بحث کرتے ہیں سخت درجہ کی گستاخی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 204،205)

’’ملائکہ پر ایمان‘‘ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد

(10) فرشتوں کو مخلوق کی بجائے قوائے انسانی ماننا

’’فرشتوں کا وجود ماننے کیلئے نہایت سہل اور قریب راہ یہ ہے کہ ہم اپنی عقل کی توجہ اس طرف مبذول کریں کہ یہ بات طے شدہ اور فیصل شدہ ہے کہ ہمارے اجسام کی ظاہری تربیت اور تکمیل کے لئے اور نیز اس کام کیلئے کہ تا ہمارے ظاہری حواس کے افعال مطلوبہ کَمَا یَنْۢبَغِیْ صادر ہوسکیں خدا تعالیٰ نے یہ قانون قدرت رکھا ہے کہ عناصر اور شمس وقمر اور تمام ستاروں کو اس خدمت میں لگادیا ہے کہ وہ ہمارے اجسام اور قویٰ کو مدد پہنچا کر ان سے بوجہ احسن ان کے تمام کام صادر کرادیں اور ہم ان صداقتوں کے ماننے سے کسی طرف بھاگ نہیں سکتے کہ مثلاً ہماری آنکھ اپنی ذاتی روشنی سے کسی کام کو بھی انجام نہیں دے سکتی جب تک آفتاب کی روشنی اس کے ساتھ شامل نہ ہو اور ہمارے کان محض اپنی قوت شنوائی سے کچھ بھی سن نہیں سکتے جب تک کہ ہوا متکیّف بصوت ان کی ممد ومعاون نہ ہو۔ پس کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے ہمارے قویٰ کی تکمیل اسباب خارجیہ ہی پر رکھی ہے اور ہماری فطرت ایسی نہیں ہے کہ اسباب خارجیہ کی مدد سے مستغنی ہو اگر غور سے دیکھو تو نہ صرف ایک دو بات میں بلکہ ہم اپنے تمام حواس تمام قویٰ تمام طاقتوں کی تکمیل کے لئے خارجی امدادات کے محتاج ہیں پھر جب کہ یہ قانون اور انتظام خدائے واحد لاشریک کا جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے ہمارے خارجی قویٰ اور حواس اور اغراض جسمانی کی نسبت نہایت شدت اور استحکام اور کمال التزام سے پایا جاتا ہے تو پھر کیا یہ بات ضروری اور لازمی نہیں کہ ہماری روحانی تکمیل اور روحانی اغراض کیلئے بھی یہی انتظام ہوتا دونوں انتظام ایک ہی طرز پر واقع ہو کر صانع واحد پر دلالت کریں اور خود ظاہر ہے کہ جس حکیم مطلق نے ظاہری انتظام کی یہ بنا ڈالی ہے اور اسی کو پسند کیا ہے کہ اجرام سماوی اور عناصر وغیرہ اسباب خارجیہ کے اثر سے ہمارے ظاہر اجسام اور قویٰ اور حواس کی تکمیل ہو اس حکیم قادر نے ہماری روحانیت کیلئے بھی یہی انتظام پسند کیا ہوگا کیونکہ وہ واحد لاشریک ہے اور اس کی حکمتوں اور کاموں میں وحدت اور تناسب ہے اور دلائل اِنّیہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ سو وہ اشیاء خارجیہ جو ہماری روحانیت پر اثر ڈال کر شمس اور قمر اور عناصر کی طرح جو اغراض جسمانی کیلئے ممد ہیں ہماری اغراض روحانی کو پورا کرتی ہیں انہیں کا نام ہم ملائک رکھتے ہیں۔ پس اس تقریر سے وجود ملائک کا بوجہ احسن ثابت ہوتا ہے اور گو ہم پر ان کی کُنہ کھل نہ سکے اور کھلنا کچھ ضرور بھی نہیں۔ لیکن اجمالی طور پر قانون قدرت کے توافق اور اتحاد پر نظر کرکے ان کا وجود ہمیں ماننا پڑتا ہے کیونکہ جس حالت میں ہم نے بطیبِ خاطر ظاہری قانون کو مان لیا ہے تو پھر کیا وجہ کہ ہم اسی طرز اور طریق پر باطنی قانون کو تسلیم نہ کریں۔ بے شک ہمیں باطنی قانون بھی اسی طرح قبول کرنا پڑے گا کہ جس طرح ہم نے ظاہری قانون کو مان لیا۔‘‘

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 133تا135 حاشیہ)

(11) ملائکہ کے جسمانی نزول کا عقیدہ

’’فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں ایک ذرہ کے برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے جیسا کہ خدائے تعالیٰ ان کی طرف سے قرآن شریف میں فرماتا ہے وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ۔ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ سورۃ صافات جزو 23 ‘‘

(توضیح مرام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 67)

(12) ملائکہ کے ہمراہ نزول مسیح کا نظریہ

’’لکھا ہے کہ مسیح موعود دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوگا اس کا یہی مطلب ہے کہ اس کے ظہور کے ساتھ ملائکِ تصرفات شروع ہوجائیں گے اور لوگ رفتہ رفتہ خوابِ غفلت سے جاگتے جائیں گے‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 287)

(13) ابلیس کو فرشتہ ماننا

’’اہل عرب اس قسم کے استثناء کرتے ہیں صرف ونحو میں بھی اگر دیکھا جاوے تو ایسے استثناء بکثرت ہوا کرتے ہیں اور ایسی نظیریں موجود ہیں جیسے کہا جاوے کہ میرے پاس ساری قوم آئی مگر گدھا اس سے یہ سمجھنا کہ ساری کی ساری قوم جنس حمار میں سے تھی غلط ہے۔ کَانَ مِنَ الْجِنِّ کے بھی یہی معنے ہوئے کہ وہ فقط ابلیس ہی قوم جن میں سے تھا ملائکہ میں سے نہیں تھا۔ ملائک ایک الگ پاک جنس ہے اور شیطان الگ۔ ملائکہ اور ابلیس کا راز ایسا مخفی در مخفی ہے کہ بجز اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے انسان کو چارہ نہیں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اقتدار اور توفیق نہیں دی مگر وسوسہ اندازی میں وہ محرک ہے جیسے ملائکہ پاک تحریکات کے محرک ہیں ویسے ہی شیطان ناپاک جذبات کا محرک ہے۔ ملائکہ کی منشاء ہے کہ انسان پاکیزہ ہو، مطہر ہو اور اسکے اخلاق عمدہ ہوں اور اس کے بالمقابل شیطان چاہتا ہے کہ انسان گندہ اور ناپاک ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 312)

(14) جبرائیل کا وحی لانے میں غلطی کھا جانا

’’شیعہ مذہب اسلام کا سخت مخالف ہے اول شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جبرائیل وحی لانے میں غلطی کھا گیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 96)

’’خدا نے خود آسمان پر فرشتوں کیلئے جدا قانون بنایا۔ اور زمین پر انسانوں کیلئے جدا۔ اور خدا نے اپنی آسمانی بادشاہت میں فرشتوں کو کوئی اختیار نہیں دیا۔ بلکہ اُن کی فطرت میں ہی اطاعت کا مادہ رکھ دیا ہے وہ مخالفت کر ہی نہیں سکتے اور سہو ونسیان اُن پر وارد نہیں ہوسکتا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 34)

’’کتابوں پر ایمان‘‘ کے متعلق مسلمانوں کے عقائد

(15) انجیل کو کتابِ شریعت ماننا

’’انجیل میں ہرگز کوئی شریعت نہیں ہے بلکہ توریت کی شرح ہے اور عیسائی لوگ توریت کو الگ نہیں کرتے جیسے مسیح توریت کی شرح بیان کرتے تھے۔ اسی طرح ہم بھی قرآن شریف کی شرح بیان کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 666)

’’حضرت عیسیٰؑ کی نسبت جو موسیٰؑ سے کمتر اور اس کی شریعت کے پیرو تھے اور خود کوئی کامل شریعت نہ لائے تھے اور ختنہ اور مسائل فقہ اور وراثت اور حرمت خنزیر وغیرہ میں حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تابع تھے۔‘‘

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 219 حاشیہ)

(16) قرآنِ کریم میں تقدیم و تأخیر ماننا

’’بعض متعصب اس جگہ لاجواب ہوکر کہتے ہیں کہ آیت کو اِس طرح پڑھنا چاہیئے کہ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُتَوَفِّیْكَ۔ گویا خدا تعالیٰ سے یہ غلطی ہوگئی کہ اس نے مُتَوَفِّیْكَ کو رَافِعُكَ پر مقدم کردیا اور یہ فرمایا کہ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ۔ حالانکہ کہنا یہ تھا کہ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُتَوَفِّیْكَ۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 347)

’’اس آیت میں جو ترتیب رکھی گئی ہے وہ واقعات کی بناء پر ہے۔ وہ احمق ہے جو کہتا ہے کہ ترتیب واؤ سے نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہی غبی ہے کہ وہ اس کو نہیں سمجھ سکتا تو اس کو واقعات پر نظر کرنی چاہیے اور دیکھے کہ تطہیر رفع کے بعد ہوتی ہے یا پہلے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 285)

(17) ناسخ ومنسوخ کا عقیدہ

’’حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادہ قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔‘‘

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 93)

(18) حدیث کو قرآن پر قاضی قرار دینا

’’ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 647)

’’فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ یعنی بعد اللہ جلّ شانہ، کی آیات کے کس حدیث پر ایمان لاؤ گے؟ اس آیت میں صریح اس بات کی طرف ترغیب ہے کہ ہر ایک قول اور حدیث کتاب اللہ پر عرض کرلینا چاہئے۔ اگر کتاب اللہ نے ایک امر کی نسبت ایک فیصلہ ناطق اور مؤیّد دے دیا ہے جو قابل تغیر اور تبدیل نہیں تو پھر ایسی حدیث دائرہ صحت سے خارج ہوگی جو اسکے مخالف ہے۔ لیکن اگر کتاب اللہ فیصلہ مؤیّدہ اور ناقابل تبدیل نہیں دیتی تو پھر اگر وہ حدیث قانون روایت کے رو سے صحیح ثابت ہو تو ماننے کے لائق ہے۔‘‘

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 107-108)

(19) اصلی قرآن کا امام مہدی کے پاس ہونے کا عقیدہ

’’کہتے ہیں کہ اصل قرآن شریف نہیں رہا۔ جو اَب موجود ہے وہ محرّف مبدّل ہوگیا ہے اور اصل قرآن مہدی کسی غار میں لے کر چھپا ہوا ہے اب تک نہیں نکلتا۔ دُنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ مخالف ہنسی کرتے ہیں اور خطرناک توہین کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھ میں بقول اُن کے قرآنِ شریف بھی نہیں ہے اور مہدی ہے کہ وہ غار سے ہی نہیں نکلتا۔ کوئی سمجھدار آدمی خدا تعالیٰ سے ڈر کر ہمیں بتائے کہ کیا یہ بھی دین ہوسکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 529)

"رسولوں پر ایمان" کے متعلق مسلمانوں کے عقائد

(20) صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا مسِ شیطان سے پاک ہونا

"چونکہ آنحضرت ﷺ اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبھی کسی کافر کو وہم وگمان بھی نہ ہوا تھا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رو سے طیب اور طاہر تھے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تھیں اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تھے کہ وہ مس شیطان سے پاک ہیں مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کی نسبت یہودیوں کے بہتان کی وجہ سے ایسے بری کرنے والے الفاظ کی ضرورت پڑی۔ یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ ان کے متعلق بھی نہ کبھی ایسا اعتراض ہوا اور نہ ان کے دفعیہ کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی افسوس ہے کہ ان علماء کو یہ خبر بھی نہیں کہ یہ باتیں کیوں قرآن وحدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ایسی باتیں کسی بہتان کے دفعہ کرنے کے لئے آتی ہیں۔۔۔اگر قرآن شریف میں خدا کے بندوں کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بھی نہ ہوتا تب بھی رسول کریم ﷺ کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہئے تھا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکھا جاتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 44-343)

(21) صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ روح القدس کی دائمی رفاقت

"حال کے مولویوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے ساتھ تینتیس برس تک برابر دن رات جبرائیل رہا کبھی اس عرصہ میں اُن سے جدا نہیں ہوا اور کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ درجہ کی فضیلت حضرت عیسیٰ کو دی گئی ہے اور کوئی نبی اس میں شریک نہیں یہاں تک کہ ہمارے نبی صلعم بھی اس فضیلت سے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ محروم ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 105 حاشیہ در حاشیہ)

"آیت یعنی اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک نفس پر ایک فرشتہ نگہبان ہے یہ صاف دلالت کر رہی ہے کہ جیسا کہ انسان کے ظاہر وجود کیلئے فرشتہ مقرر ہے جو اُس سے جدا نہیں ہوتا ویسا ہی اس کے باطن کی حفاظت کیلئے بھی مقرر ہے جو باطن کو شیطان سے روکتا ہے اور گمراہی کی ظلمت سے بچاتا ہے اور وہ رُوح القدس ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں پر شیطان کا تسلّط ہونے نہیں دیتا اور اسی کی طرف یہ آیت بھی اشارہ کرتی ہے کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اب دیکھو کہ یہ آیت کیسی صریح طور پر بتلا رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا فرشتہ انسان کی حفاظت کیلئے ہمیشہ اور ہر دم اس کے ساتھ رہتا ہے اور ایک دم بھی اس سے جدا نہیں ہوتا۔۔۔ پس اس نص قطعی اور یقینی سے ثابت ہے کہ رُوح القدس یا یوں کہو کہ اندرونی نگہبانی کا فرشتہ ہمیشہ نیک انسان کے ساتھ ایسا ہی رہتا ہے جیسا کہ اس کی بیرونی حفاظت کیلئے رہتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 77-78)

(22) مسیح ناصری کا دوبارہ نزول آنحضرت ﷺ کی غیرت کے خلاف

"آنحضرت ﷺ کی غیرت کب تقاضا کرتی ہے کہ آپ کی کرسی پر دوسرا بیٹھے اور اللہ تعالیٰ آپ کی تعریف کرے اور آپ کا درجہ بلند کر کے آپ کو ہر طرح کے سکھ اور آرام کا مالک بنا دے۔ اور آخر میں آ کر یہ دکھ دیوے کہ آپ کی کرسی پر غیر کو بیٹھا دیوے یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔"

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 282)

(23) حضرت عیسیٰؑ کا اصالتاً نزول آنحضرت ﷺ کے مقامِ خاتم النبیین کے منافی ہونا

"قرآن شریف صاف فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم الانبیاء ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو صحیح مسلم وغیرہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کے نام سے یاد کیا ہے وہاں حقیقی نبوت مراد ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء ٹھہر سکتے ہیں؟ نبی ہونے کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت کے لوازم سے کیونکر محروم رہ سکتے ہیں؟"

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 224-225 حاشیہ)

(24) حیاتِ مسیح کا عقیدہ آنحضرت ﷺ کی غیرت کے خلاف ہونا

"توہین کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ گویا ان پر جب مصیبت آئی تو خدا تعالیٰ کو زمین پر ان کے بچاؤ کی کوئی راہ نظر نہ آئی اور ان کو آسمان پر اور پھر دوسرے آسمان پر جا چھپایا۔ بالمقابل آنحضرت ﷺ پر جب سخت مصائب اور شدائد آئے تو اللہ تعالیٰ نے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ بقول مولویوں کے آپ کو بالکل بے مدد اور کسمپرس چھوڑ دیا اور آپ کو ایک غار میں جو آسمان کے مقابل میں جس طرح وہ بلند ہے اسفل میں واقع تھی، پناہ دی۔ غار کی تعریف بھی کیا کہ بچھوؤں، سانپوں اور ہر قسم کے موذی حشرات الارض کا گھر تھا۔ بھلا اب سوچو یہ توہین نہیں تو کیا ہے؟۔"

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 210)

(25) جسمانی معراج کا عقیدہ آنحضرت ﷺ کی شان کے منافی ہے

"آنحضرت ﷺ کو معراج کی رات میں کسی نے نہ چڑھتا دیکھا اور نہ اترتا تو پھر کیا ان لوگوں کا فرضی مسیح آنحضرت ﷺ سے افضل تھا؟۔"

(اربعین نمبر 2، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 370 حاشیہ)

"آخری زمانہ میں بڑے کر وفر اور جلالِ فرشتوں کے ساتھ آسمان پر سے اُترے گا۔ اور گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کی رات میں نہ چڑھنا دیکھا گیا اور نہ اترنا مگر حضرت مسیح کا اُترنا دیکھا جائے گا۔ تمام مولویوں کے روبرو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُترے گا۔۔۔۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر خصوصیتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں جمع کرکے کیا اِن مولویوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدائی کے مرتبہ تک نہیں پہنچایا۔ اور کیا کسی حد تک پادریوں کے دوش بدوش نہیں چلے؟۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 205-206 حاشیہ)

(26) ہر نبی کے لئے کتاب لانا شرط ہونے کا عقیدہ

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہوتا۔ پس وہ نبی کہلائے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447)

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 306)

(27) نبی اور رسول میں فرق کا ماننا

"نبی کے معنی لغت کی رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پاکر غیب کی خبر دینے والا۔ پس جہاں یہ معنے صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفّٰی کی خبر اس کو مل نہیں سکتی اور یہ آیت روکتی ہے لَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔"

(ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 208)

(28) عصمتِ انبیاء علیہم السلام

حضرت آدم علیہ السلام

"عَصٰۤى اٰدَمُ کے معنے ہیں کہ صورت عصیان کی ہے۔ مثلاً آقا ایک غلام کو کہے فلاں رستہ جاکر فلاں کام کر آ تو وہ اجتہاد کرے اور دوسرے راہ سے جاوے تو عصیان تو ضرور ہے لیکن وہ نافرمان نہ ہوگا صرف اجتہادی غلطی ہوگی جس پر مؤاخذہ نہیں۔"

(البدر 14نومبر 1902ء جلد 1 نمبر 3 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 228-229)

"وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا یعنی آدم نے یہ کام ارادۃً نہیں کیا اب گناہ تو ارادہ پر منحصر ہے۔ اگر ایک شخص زہر پی لے اور اس کو علم ہو کہ یہ زہر ہے اور اس کا نتیجہ موت ہوگا تو ایسی صورت میں وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن اگر وہ اس کو بغیر علم کے پی لے تو اگر چہ اس کو نتیجہ بھگتنا پڑے گا مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے گناہ کیا۔ یہی حال حضرت آدمؑ کا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد 2 صفحہ 250 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 3 صفحہ 227-228)

حضرت یوسف علیہ السلام

"(یوسف نے) بارہ برس کا جیل خانہ اپنے لئے منظور کیا مگر بدکاری کی درخواست کو نہ مانا بلکہ ایک لحظہ کے لئے بھی دل پلید نہ ہوا۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 503 حاشیہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام

"وہ گناہ نہیں تھا ان کا ایک اسرائیلی بھائی نیچے دبا ہوا تھا طبعی جوش سے انہوں نے ایک مکا مارا وہ مرگیا جیسے اپنی جان بچانے کے لئے اگر کوئی خون بھی کردے تو وہ جرم نہیں ہوتا۔ موسیٰ کا قول جو قرآن شریف میں ہے ھٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (القصص 14) یعنی قبطی نے اس اسرائیلی کو عمل شیطان (فاسد ارادہ) سے دبایا ہوا تھا۔"

(ملفوظات جلد دوئم صفحہ 444)

حضرت سلیمان علیہ السلام

"قرآن شریف میں ایک شاہزادی بلقیس نام کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے جو سورج کی پوجا کرتی تھی شاید وید کی پیرو تھی۔ حضرت سلیمان نے اُس کو بلایا اور اُس کے آنے سے پہلے ایسا محل طیار کیا جس کا فرش شیشہ کا تھا اور شیشہ کے نیچے پانی بہ رہا تھا جب بلقیس نے حضرت سلیمان کے پاس جانے کا قصد کیا تو اُس نے اُس شیشہ کو پانی سمجھا اور اپنا پاجامہ پنڈلی سے اُوپر اٹھا لیا۔ حضرت سلیمان نے کہا کہ دھوکا مت کھا یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ شیشہ ہے پانی اس کے نیچے ہے۔ تب وہ عقلمند عورت سمجھ گئی کہ اس پیرایہ میں میرے مذہب کی غلطی انہوں نے ظاہر کی ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ سورج اور چاند اور دوسرے روشن اجرام شیشہ کی مانند ہیں اور ایک پوشیدہ طاقت ہے جو ان کے پردہ کے نیچے کام کررہی ہے اور وہی خدا ہے۔ جیسا کہ قرآن

شریف میں اس جگہ فرمایا صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ سو دُنیا کو خدا نے شیش محل سے مثال دی ہے جاہل ان شیشوں کی پرستش کرتے ہیں اور دانا اس پوشیدہ طاقت کے پرستار ہیں مگر وید نے اس شیش محل کی طرف کچھ اشارہ نہیں کیا اور ان ظاہری شیشوں کو پرمیشور سمجھ لیا اور پوشیدہ طاقت سے بے خبر رہا۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390)

''آخرت پر ایمان'' کے متعلق مسلمانوں کے عقائد

(29) نعماء جنت

''خدا فرماتا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ۔ یعنی کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کے لئے مخفی ہیں۔ سو خدا نے ان تمام نعمتوں کو مخفی قرار دیا جن کا دنیا کی نعمتوں میں نمونہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں ہیں اور دودھ اور انار اور انگور وغیرہ کو ہم جانتے ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اور ہیں اور ان کو ان چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے۔ پس جس نے بہشت کو دنیا کی چیزوں کا مجموعہ سمجھا۔ اس نے قرآن شریف کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا۔ اس آیت کی شرح میں جو ابھی میں نے ذکر کی ہے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت اور اسکی نعمتیں وہ چیزیں ہیں جو نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ دلوں میں کبھی گذریں۔ حالانکہ ہم دنیا کی نعمتوں کو آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور کانوں سے بھی سنتے ہیں اور دل میں بھی وہ نعمتیں گزرتی ہیں۔ پس جبکہ خدا اور رسول اس کا ان چیزوں کو ایک نرالی چیزیں بتلاتا ہے تو ہم قرآن سے دور جا پڑتے ہیں۔ اگر یہ گمان کریں کہ بہشت میں بھی دنیا کا ہی دودھ ہوگا جو گائیوں اور بھینسوں سے دوہا جاتا ہے۔ گویا دودھ دینے والے جانوروں کے وہاں ریوڑ کے ریوڑ موجود ہوں گے۔ اور درختوں پر شہد کی مکھیوں نے بہت سے چھتے لگائے ہوئے ہوں گے اور فرشتے تلاش کر کے وہ شہد نکالیں گے اور نہروں میں ڈالیں گے کیا ایسے خیالات اس تعلیم سے کچھ مناسبت رکھتے ہیں جس میں یہ آیتیں موجود ہیں کہ دنیا نے ان چیزوں کو کبھی نہیں دیکھا اور وہ چیزیں روح کو روشن کرتی ہیں اور خدا کی معرفت بڑھاتی ہیں اور روحانی غذائیں ہیں۔ گو ان غذاؤں کا تمام نقشہ جسمانی رنگ پر ظاہر کیا گیا ہے مگر ساتھ ساتھ بتایا گیا ہے کہ ان کا سرچشمہ روح اور راستی ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 397-398)

(30) عذاب جہنم غیر منقطع نہیں ہے

''ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے کہ گناہ گاروں کو ایسی سزا ابدی ملے گی کہ اس سے پھر کبھی نجات ہی نہ ہوگی بلکہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم گنہ گاروں کو بچا لے گا اور اسی لئے قرآن شریف میں جہاں عذاب کا ذکر کیا ہے وہاں فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ فرمایا ہے۔''

(الحکم جلد 7 نمبر 31، مورخہ 24 اگست 1903ء صفحہ 2)

''یہ بات فی نفسہٖ غیر معقول ہے کہ انسان کو ایسی ابدی سزا دی جائے کہ جیسا خدا ہمیشہ کیلئے ہے ایسا ہی خدا کی ابدیت کے موافق ہمیشہ دوزخی دوزخ میں رہیں۔ آخر ان کے قصوروں میں خدا کا بھی دخل ہے کیونکہ اسی نے ایسی قوتیں پیدا کیں جو کمزور تھیں۔ پس دوزخیوں کا حق ہے جو اس کمزوری سے فائدہ اٹھاویں جو ان کی فطرت کو خدا کی طرف سے ملی ہے۔''

(حاشیہ چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 368-369)

''تقدیر پر ایمان'' کے متعلق مسلمانوں کے عقائد

(31) مسئلہ تقدیر

''تقدیر کے معنٰی صرف اندازہ کرنا ہے جیسے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا یعنی ہر ایک چیز کو پیدا کیا تو پھر اس کے لئے ایک مقرر اندازہ ٹھہرا دیا اِس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے اختیارات سے روکا گیا ہے بلکہ وہ اختیارات بھی اسی اندازہ میں آ گئے جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت اور انسانی خوئے کا اندازہ کیا تو اس کا نام تقدیر رکھا۔ اور اسی میں یہ مقرر کیا کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ تقدیر کے لفظ کو ایسے طور پر سمجھا جائے کہ گویا انسان اپنے خدا داد قویٰ سے محروم رہنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اِس جگہ تو ایک گھڑی کی مثال ٹھیک آتی ہے کہ گھڑی کا بنانے والا جس حد تک اس کا دَور مقرر کرتا ہے اس حد سے وہ زیادہ چل نہیں سکتی۔ یہی انسان کی مثال ہے کہ جو قویٰ اس کو دی گئی ہیں اُن سے زیادہ وہ کچھ کر نہیں سکتا اور جو عمر دی گئی ہے اس سے زیادہ جی نہیں سکتا۔''

(جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 232)

نِلْنَا ثُرَيَّا السَّمَآءِ وَ سَمْكَهٗ
لِنُرَدَّ اِيْمَانًا اِلَى الْغَبْرَآءِ

ہم نے آسمان کے ثریا اور اس کی بلندی کو پا لیا ہے تا کہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 280)

بقیہ: سوئٹزرلینڈ کے 39ویں جلسہ سالانہ ...... از صفحہ 12

دوسرا دِن

بروز اتوار مسجد نور ویگو لٹینگن میں مکرم حافظ طاہر ادریس صاحب نے باجماعت نمازِ تہجد جبکہ نائب مبلغ انچارج محمد فائز خان صاحب نے نمازِ فجر پڑھائی اور درسِ قرآن کریم دیا، جس کا اُردو، جرمن اور انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے اور آخری روز صبح ساڑھے دس بجے تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم وفا محمد صاحب مبلغ سلسلہ و نیشنل جنرل سیکرٹری کی صدارت میں ہوا۔

تلاوتِ قرآن کریم مع جرمن و اُردو ترجمہ اور منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مکرم عطاء الحق صاحب نے ''مستقبل کے بارے میں قرآنی پیشگوئیاں'' کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم خواجہ رضوان ثاقب مبشر صاحب نے ''تعلق باللہ بذریعہ انفاق فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

پھر ایک طفل نے آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

قصیدہ کے بعد مکرم عبدالوہاب طیّب صاحب مبلغ سلسلہ نے ''آنحضرت ﷺ کی محبتِ الٰہی'' کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

اس کے بعد صدر مجلس مکرم وفا محمد صاحب مبلغ سلسلہ و نیشنل جنرل سیکرٹری نے ''تعلق باللہ کے لئے خدمتِ خلق ضروری ہے'' کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پڑھا گیا۔

ایک بجے ضروری اعلانات کے بعد وقفہ برائے طعام و نمازِ ظہر و عصر ہوا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد نماز سے قبل محترم نیشنل امیر صاحب، محترم مبلغ انچارج صاحب، مبلغین سلسلہ، محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ اور اُن کی تمام ٹیم کے متعدد گروپ فوٹوز مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب ناظم فوٹو گرافی نے لئے۔

چوتھا اور آخری اجلاس

تین بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کے چوتھے اور آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم نیشنل امیر صاحب کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مع جرمن و اُردو ترجمہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد محترم نائب مبلغ انچارج صاحب نے دوسری دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سُنایا جو آپ نے از راہِ شفقت جلسہ سالانہ کے موقع پر ارسال فرمایا تھا۔ پیغام کا جرمن ترجمہ محترم نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب نے پیش کیا۔

حضورِ انور کے پیغام کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے ایک خادم طالب علم کو پڑھائی میں نمایاں کامیابی پر انعامی سند دی۔

چار بج کر پینتیس منٹ پر صدرِ مجلس محترم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ محترم امیر صاحب کے جرمن خطاب کا رواں اُردو ترجمہ مکرم احسن سلطان محمود کاہلوں صاحب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر ساتھ ساتھ ہی کیا۔

محترم نیشنل امیر صاحب نے اپنے خطاب کے آخر پر اختتامی دعا کروائی۔

دُعا کے فوری بعد ہال کے آخر پر پہلے سے تیار کھڑے تین خدام اور دو اطفال نے خوش الحانی سے ترانہ پیش کیا۔

آخر میں مکرم عارف محمود ملک صاحب افسر جلسہ سالانہ نے دونوں روز کی حاضری کی تفصیل محترم نیشنل امیر صاحب کی خدمت میں پیش کی۔

محترم امیر صاحب نے جلسہ کی حاضری پڑھ کر سُنائی۔ جس کے مطابق پہلے روز 198 افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس میں 78 مستورات اور 120 مرد حضرات تھے۔

دوسرے روز 230 افراد شامل ہوئے جس میں 96 مستورات اور 134 مرد حضرات تھے۔ یاد رہے کہ جلسہ میں کووڈ 19 کے حوالہ سے حکومتی ہدایات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ 250 افراد کی گنجائش تھی۔

اسی طرح یوٹیوب چینل پر پہلے اور دوسرے روز قریباً 170،170 کنیکشنز پر براہِ راست مسلسل دیکھا گیا۔ جبکہ تھوڑی دیر کے لئے پہلے روز قریباً 1200 اور دوسرے روز قریباً 1400 کنیکشنز سے کلکس ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی کا جرمن، انگریزی اور اُردو زبان میں رواں ترجمہ ہیڈفونز پر پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ پر جماعتی سرگرمیوں پر مبنی تصویری نمائش اور قرآنِ کریم اور دیگر جماعتی کتب کی فروخت کے لئے سٹال لگایا گیا تھا۔

اور یوں جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2021ء اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اغراض و مقاصد کی بھرپور کامیابیوں کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

سید ذیشان اقبال

تاؤبٹ

وطن عزیز پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں میں کئی ایک ایسے سیاحتی مقامات موجود ہیں جو اپنے دلکش ماحول کی بدولت ایک علیحدہ شناخت رکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض مقامات تک رسائی آسان اور بعض تک قدرے دشوار ہے۔ جن مقامات تک رسائی قدرے دشوار ہوتی ہے انہی جگہوں پر قدرت اپنی تمام تر خوبصورتیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ یہ مقامات نہایت پر فضاء اور بے بہا قدرتی ماحول سے مزین ہوتے ہیں۔

انہی مقامات میں ایک نمایاں نام ”تاؤبٹ“ کا ہے۔ تاؤبٹ کا حسین مقام وادی نیلم آزاد کشمیر، جنت نظیر میں واقع ہے۔ مظفر آباد سے ایک شاہراہ وادی نیلم کی طرف نکلتی ہے جو اسی وادی کی نسبت سے شاہراہِ نیلم کہلاتی ہے۔ تاؤبٹ اس شاہراہ پر آباد آخری قصبہ ہے۔ کیل سے تاؤبٹ تک یہ شاہراہ تاحال جیپ ٹریک کی حالت میں ہے۔ موسم سرما کی برف باری میں یہ راستہ مکمل طور پر بند ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں تاؤبٹ تک رسائی صرف پا پیادہ ہی ممکن ہوتی ہے۔

تاؤبٹ کا قصبہ آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد سے کم و بیش 194 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ضلع نیلم کے صدر مقام اٹھمقام سے تاؤبٹ کا فاصلہ 110 کلومیٹر، شاردہ سے 61 کلومیٹر جبکہ کیل سے 43 کلومیٹر ہے۔ کیل سے تاؤبٹ عام طور پر بذریعہ جیپ سفر کیا جاتا ہے۔ راستے کی مخدوش حالت کے باعث 43 کلومیٹر کا یہ مختصر فاصلہ اڑھائی سے تین گھنٹے میں طے ہوتا ہے۔ اس راستے پر سفر کرتے ہوئے بدن کے جوڑ پیچ خاصے ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ راستے کی انہی دشواریوں کے باعث سیاح تاؤبٹ جانے سے کتراتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس راستے پر سفر کی ہمت کر لیتے ہیں انہیں تاؤبٹ پہنچ کر سفر کی دشواریاں اور اذیتیں بے معنی محسوس ہوتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ سیاح تاؤبٹ میں اترتے ہی خود کو ایک نئی دنیا میں پاتے ہیں۔

تاؤبٹ سطح سمندر سے تقریباً 8500 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس مقام پر دو گئی ندی اور دریائے نیلم باہم مل جاتے ہیں۔ پہاڑوں کی بلندی سے یہ سنگم بہت ہی دلفریب منظر پیش کرتا ہے۔ دو گئی ندی تاؤبٹ کے درمیان سے گزرتی ہے۔ اس کا پل عبور کر کے تاؤبٹ کے مرکزی حصے سے گزرتے ہوئے دریائے نیلم کا کنارہ آجاتا ہے جو تاؤبٹ کی اصل خوبصورتی اور وجہ شہرت ہے۔ یہ ایک دلکش مقام ہے جو سر سبز ڈھلوانوں میں گھرا ہوا ہے۔ بائیں طرف چند قدم کے فاصلے پر ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل کے لیے ایک فارم بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

فلک بوس پہاڑوں کے درمیان اس قصبے میں چند فٹ بلند ایک آبشار بھی واقع ہے۔ یہ آبشار پہاڑ کی تنگ اور عمودی کھڑی چٹانوں کے درمیان تاؤبٹ کے داخلی مقام پر برلب سڑک (جیپ ٹریک پر) ہی واقع ہے۔ تاؤبٹ آبشار جیپ پر سوار سیاحوں کی نظروں سے عموماً اوجھل رہتی ہے۔ تاؤبٹ بلند پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے۔ اطراف کے کوہساروں کی ڈھلوانیں بلند درختوں میں پوشیدہ ہیں۔ پہاڑوں پر کئی پُرسکون گوشے موجود ہیں۔ بلندی سے علاقے کا منظر بہت ہی دلکش اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔

تاؤبٹ سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر گگئی کا مقام واقع ہے۔ گھنے جنگل میں گھرا ہوا یہ غیر آباد جنگل ایک خاموش مقام ہے جہاں تنہائیوں کے متلاشیوں کے لیے مناسب گوشے موجود ہیں۔ دو گئی ندی جنگل کے بیچوں بیچ گزرتی ہے۔ زمین پر ہر طرف مخملی قالین بچھا ہوا ہے۔ شہروں کی مشینی زندگی سے دور اس جنگل میں پُرسکون گوشے روح کو ایک نئی تازگی سے سرشار کر دیتے ہیں۔ رات قیام کے لیے کہیں بھی خیمے لگائے جا سکتے ہیں۔ گگئی کے جنگل میں رات قیام اور کیمپ فائر زندگی کا یادگار وقت ہوگا۔

تاؤبٹ کو وادی نیلم کا آخری مقام بھی کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس مقام سے آگے مشرق کی سمت بھارتی زیر انتظام کشمیر کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے

نیز شاہراہ نیلم بھی یہاں اختتام کو پہنچ جاتی ہے۔ دریائے نیلم اسی مقام پر مقبوضہ کشمیر سے ارض پاک میں داخل ہوتا ہے۔ عام سیاحوں کے لیے تاؤبٹ وادی نیلم کا آخری مقام ہے لیکن مہم جو کوہ نوردوں کے لیے چند ایک ایسی وادیوں کا دروازہ ہے جہاں صرف پیدل اور کوہ نوردی کے مکمل سامان کے ساتھ رسائی ممکن ہے۔ تاؤبٹ سے شمال اور شمال مشرق سمت کم از کم تین ٹریکس مختلف مقامات کی طرف نکلتے ہیں جن میں شکر گڑھ گاؤں اور جھیل، بلورکسی گاؤں اور جھیل اور کامری ٹاپ شامل ہیں۔ ان تینوں ہائیکنگ ٹریکس کے ذریعے وادی نیلم سے وادی استور میں داخلہ ممکن ہے۔ یاد رہے کہ کامری ٹاپ سے وادی استور میں داخلے کے لیے پاک فوج کی طرف سے اجازت ضروری ہے کیونکہ یہ راستہ لائن آف کنٹرول سے متصل ہے اسی لیے حساس علاقہ شمار ہوتا ہے۔

شکر گڑھ ٹریک کے ذریعے شکر گڑھ گاؤں اور لُنڈی ٹاپ عبور کر کے شکر گڑھ جھیل پہنچا جا سکتا ہے۔ لُنڈی ٹاپ وادی نیلم اور وادی استور کی حد فاصل ہے۔ تیسرا راستہ بلور ٹاپ ہے۔ بلور ٹاپ سے تین جھیلوں کا نظارہ ممکن ہے۔ ریات جھیل، بلورکسی جھیل اور تیسری جھیل فی الحال بے نام ہے۔ شکر گڑھ، ریات اور بلورکسی جھیلوں سے وادی استور کے گاؤں ریات تک پا پیادہ اور ریات سے استور بزریعہ جیپ رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

موسم سرما میں تاؤبٹ کے رنگ نرالے ہوتے ہیں۔ ہر شے سفید لبادہ اوڑھ لیتی ہے۔ پہاڑوں کی بلندیوں سے وادی کی پستیوں تک کئی کئی فٹ برف کی تہہ وجود میں آجاتی ہے۔ دو گئی ندی منجمد ہو جاتی ہے۔ برف کی تہہ اس قدر مضبوط ہوتی ہے کہ اس پر چل کر ندی عبور کی جا سکتی ہے۔ رات کے وقت درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کئی درجے نیچے چلا جاتا ہے۔ دن کے وقت بھی درجہ حرارت نقطہ انجماد کے قریب رہتا ہے۔

اگرچہ موسم سرما میں بھاری برف باری کے باعث تاؤبٹ رسائی ناممکن ہو جاتی ہے لیکن ہم جیسے مہم جو کوہ نوردی کئی فٹ برف پر پیدل چل کر تاؤبٹ پہنچ جاتے ہیں۔ گزشتہ سال ہم نے ماہ دسمبر میں جانوائی سے تاؤبٹ اور پھر واپسی پر جم گڑھ تک پیدل سفر کیا جس کی کل مسافت کم و بیش 54 کلومیٹر بنتی ہے۔ جیپ ٹریک پر دو تا اڑھائی فٹ برف کی تہہ نے چلنے میں خاصی دشواریاں پیدا کیں لیکن ارادے مضبوط تھے سو راستے آسان اور منزلیں قریب ہو گئیں۔

تاؤبٹ وادی نیلم کا ایک اہم سیاحتی مقام ہے۔ یہاں قیام و طعام کی مناسب سہولیات میسر ہیں۔ مقامی لوگ بہت ہی مہمان نواز اور معاون ہیں۔ اگر آپ کا ارادہ وادی نیلم کی سیاحت کا ہو تو تاؤبٹ کو بھی اپنی فہرست میں رکھیں۔ فی الوقت یہاں تک رسائی قدرے دشوار ہے لیکن مستقبل قریب میں سڑک کی تعمیر کے بعد تاؤبٹ تک رسائی بہت آسان ہو جائے گی۔

(ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ: ابو اثمار اٹھوال)

This week with Huzoor

24 ستمبر 2021ء

قسط دوم

اس ہفتے لجنہ اماء اللہ فن لینڈ اور مجلس انصار اللہ جرمنی کی نیشنل مجالس عاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے نیشنل اجتماع کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کی کچھ جھلکیاں بھی اس ہفتے کے This week with Huzoor پروگرام میں پیش کی گئیں۔ (لجنہ اماء اللہ فن لینڈ سے متعلق قسط پہلے شائع ہو چکی ہے۔)

ممبران نیشنل و علاقہ مجلس عاملہ جرمنی کی ملاقات

اتوار کے دن نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ و ناظمین علاقہ جرمنی کی جب پیارے آقا سے آن لائن ملاقات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ نے صدر صاحب سے استفسار فرمایا کہ کیا پروگرام ہے؟ عاملہ کی میٹنگ ہے؟ کیا ساری نیشنل عاملہ بیٹھی ہوئی ہے؟ جس پر بتایا گیا کہ نیشنل عاملہ اور ناظمین اعلیٰ علاقہ موجود ہیں۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

نائب صدر صف دوم نے عرض کیا: السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پیارے حضور!

حضور: وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

نائب صدر صف دوم: خاکسار ظفر احمد ناگی نائب صدر صف دوم

حضور: آپ نائب صدر صف دوم ہیں؟

نائب صدر صف دوم: جی حضور!

حضور: صف دوم میں آپ کا آخری سال ہے؟

نائب صدر صف دوم: جی حضور! میرا آخری سال ہے۔

حضور: کتنے انصار سائیکل چلاتے ہیں؟

نائب صدر صف دوم: حضور! ابھی جو تازہ رپورٹ اکٹھی کی ہے اس میں 1433 انصار سائیکل چلاتے ہیں۔

حضور: صف دوم کے کل کتنے انصار ہیں؟

نائب صدر صف دوم: حضور! کل 3947 انصار ہیں جو صف دوم میں ہیں؟

حضور: نصف انصار ہیں جو سائیکل چلاتے ہیں۔ ایک ہزار کتنے (بتایا آپ نے)؟

نائب صدر صف دوم: حضور! 1433 (حضور! کم ہیں نصف سے)

حضور: ورزش کتنے کرتے ہیں؟

نائب صدر صف دوم: حضور! اس کی رپورٹ نہیں ہے۔

حضور: لینی چاہیے رپورٹ صف دوم کا مطلب ہی یہ ہے کہ ACTIVE رہیں۔ جس طرح خدام الاحمدیہ میں ACTIVE ہوتے تھے اسی طرح انصار میں آ کر ہو جائیں۔

نائب صدر صف دوم: جی حضور! ان شاء اللہ۔

حضور: مجھے یہ بتائیں کہ ان کی روحانیت بڑھانے کے لیے، ان کی صحت اچھی کرنے کے لیے ان کو خدام الاحمدیہ سے زیادہ بہتر ACTIVE کرنے کے لیے آپ نے کیا پلان بنایا؟

نیز فرمایا: آپ لوگ وہی پرانی گھسی پٹی باتیں کرتے رہتے ہیں کوئی نئی نئی باتیں نکالا کریں۔ زمانے کے لحاظ سے چلیں۔ عمر کے لحاظ سے چلیں۔ دیکھیں آپ نے کس طرح چلانا ہے؟ آپ سمجھتے ہیں صف دوم کچھ نہیں۔ بس ایک چل چلاؤ کا کام ہے۔ وہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ والی بات کہ ایک خادم جب 40 سال کا ہوتے ہی انصار اللہ میں قدم رکھتا ہے تو وہ سمجھتا ہے میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور اب جماعت کا بے کار عضو بن جاؤں۔ حالانکہ جماعت کا بیکار عضو نہیں بننا صف دوم بنائی ہی اسی لیے گئی تھی کہ ابھی کارآمد عضو کو لمبا عرصہ چلایا جائے۔

حضور انور نے لوکل مجالس کی ماہانہ رپورٹس پر تبصرہ کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے قائد صاحب عمومی سے استفسار فرمایا کہ کتنوں کو آپ تبصرہ بھجواتے ہیں؟

قائد صاحب عمومی: حضور ہر ماہ سب کو بھجواتے ہیں۔

حضور: آپ خود بھیجتے ہیں؟ یا صدر صاحب بھیجتے ہیں؟ یا آپ کے متعلقہ قائدین بھی بھیجتے ہیں؟

قائد صاحب عمومی: متعلقہ قائدین بھی بھیجتے ہیں لیکن قیادت عمومی ہر ایک کا علیحدہ تبصرہ بھجواتی ہے۔

حضور: ہر شعبے کے قائدین اپنے شعبے کا تبصرہ بھجواتے ہیں؟

قائد صاحب عمومی: قائد صاحب تربیت بھی بھجواتے ہیں۔ قائد صاحب تبلیغ بھی کچھ بھجواتے ہیں۔ لیکن قائد صاحب تربیت باقاعدگی سے جس طرح شعبہ عمومی بھجواتا ہے اسی طرح وہ بھی بھجواتے ہیں۔

حضور: باقی قائدین کو بھی کہیں کہ وہ خود بھی ACTIVE ہوں۔

پھر اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے استفسار فرمایا کہ قائد عمومی کی طرف سے تبصرہ جاتا ہے یا صدر کی طرف سے جاتا ہے؟

قائد صاحب عمومی: صدر صاحب کو دکھا کر قائد عمومی کی طرف سے جاتا ہے۔

حضور: ACKNOWLEDGE کرتے ہیں یا پھر تبصرہ بھی کرتے ہیں؟

قائد صاحب عمومی: ایک صفحہ ہوتا ہے (جس پر) باقاعدہ تبصرہ ہوتا ہے۔

حضور: آپ نے کمال کر دیا۔ آپ لکھنے کے کھلاڑی ہیں۔ تبصرے میں کیا لکھتے ہیں؟

قائد صاحب عمومی: تبصرے میں سب سے پہلے تو یہ ہے کہ بر وقت رپورٹ آئی ہے یا نہیں آئی۔ اگر نہیں آئی تو اس پر سمجھاتے ہیں کہ ضرور 10 تاریخ تک بھجوانی چاہیے۔ اور ساتھ ہی اس میں اجلاس عاملہ اور اجلاس عام کی حاضری پر تبصرہ لکھا جاتا ہے کہ کم ہے یا زیادہ؟ اگر اچھی ہے تو اس پر appreciate کرتے ہیں اور اگر کم ہو تو اس پر سمجھایا جاتا ہے۔

حضور: اس کے علاوہ جو تربیت کا کام ہے، تعلیم کا کام ہے، مال کا کام ہے ان سارے شعبوں پر بھی تبصرہ ہونا چاہیے۔

قائد صاحب مال سے گفتگو کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا۔ چندہ کا جو بجٹ آپ بناتے ہیں اس پر آپ کو تسلی ہے کہ وہ بجٹ صحیح طرح بن رہا ہے جو مجالس کی طرف سے آ رہا ہے۔

قائد صاحب عمومی: حضور! ہم مختلف اجلاسات میں کوشش کرتے رہتے ہیں اور سمجھاتے بھی رہتے ہیں۔

حضور: کوشش تو آپ کرتے رہتے ہیں۔ کیا آپ کی اپنی تسلی بھی ہے کہ جو اب تک بنا ہوا ہے وہ صحیح بنا ہوا ہے؟

قائد صاحب عمومی: حضور! خاکسار کو پوری طرح تسلی نہیں ہے۔

حضور: گنجائش ہے نا۔ اصل بات یہ ہے کہ اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ رکھیں تو پھر ترقی (بھی) ہوتی ہے۔ اگر صرف خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں تو (پھر) ترقی نہیں ہوتی۔ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتی ہیں اور اس کو بہتر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم نے اتنا کر لیا اور ہم نے اتنا کر لیا۔ اور اگر کسی نے اعتراض کر دیا تو اس پر غصے میں آ گئے۔ ہم نے ترقی کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنا ہے۔ اس لیے حقائق کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ تبھی ہم صحیح طور پر اپنا جائزہ لے سکتے ہیں۔ کم از کم ہر ایک ناصر کو پتہ ہونا چاہیے۔ وہ اپنی آمد کے مطابق لکھ دے کہ میں چندہ نہیں دے سکتا۔ اس لیے میں اتنی (آمد) پر دوں گا۔ لیکن یہ کہہ دینا کہ میری آمد اتنی ہے وہ غلط ہے اس میں پھر برکت نہیں ہوتی۔ یہ تربیت کے لحاظ سے بتانا ضروری ہے۔ اور انصار تو اس عمر کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اب ان کی تربیت کون کرے گا؟ ہر ایک نے اپنی تربیت خود ہی کرنی ہے۔ یہ تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ چندہ کی شرح اتنی ہے اور میں اس حساب سے دوں گا۔ آپ کو یہ اجازت لے لینی چاہیے۔ ٹھیک ہے زبردستی ہم نہیں کرتے۔ ٹیکس نہیں لگاتے۔ لیکن سچائی ضرور ہونی چاہیے۔

اس کے بعد پیارے آقا نے قائد صاحب تبلیغ سے گفتگو فرمائی۔

قائد صاحب تبلیغ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور: علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

قائد صاحب تبلیغ: خاکسار عاطف شہزاد ورک، قائد تبلیغ

حضور: ماشاء اللہ۔ آپ انصار اللہ کی عاملہ میں عمر کے لحاظ سے سب سے چھوٹے قائد ہیں؟

قائد صاحب تبلیغ: جی حضور! اسی سال سے (میں انصار اللہ میں شامل ہوا ہوں)

حضور نے فرمایا۔ کمال کر دیا۔ آپ کا تبلیغ کا کیا پلان ہے؟

قائد صاحب تبلیغ: حضور! ہمارا جو لائحہ عمل ہے اور اس لحاظ سے جو کام ہو رہا ہے۔ اس میں تبلیغی نشستیں ہیں۔

حضور: لائحہ عمل آپ کو کیا کہتا ہے؟ کیا کام کرنا ہے؟

قائد صاحب تبلیغ: اس سال کے لیے چھوٹی اور بڑی تبلیغی نشستیں منعقد کرنی ہیں۔ جو آن لائن ہوتی ہیں لیکن بہت کم ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ انفرادی تبلیغی نشستیں ہو رہی ہیں۔

حضور: تو پھر آپ نے بیعتیں کتنی کروائی ہیں؟

قائد صاحب تبلیغ: حضور! اس کی ہمیں رپورٹ نہیں ملتی۔

حضور: کیوں؟ انصار اللہ کے ذریعہ سے جو بیعتیں ہوتی ہیں ان کی رپورٹ ملنی چاہیے۔ وہ کیوں نہیں ملتی؟

قائد صاحب تبلیغ: کچھ ملتی ہیں لیکن لائحہ عمل میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ ہم ان سے رپورٹ منگوایا کریں۔

حضور: کس سے منگوایا کریں؟ سوال یہ ہے کہ جب انصار نے بیعتیں کروائی ہیں تو مجالس سے رپورٹ منگوانا آپ کا کام ہے۔ لائحہ عمل میں لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔ اپنا بھی کوئی دماغ استعمال کر کے دیکھیں کہ اس میں کیا بہتری کرنی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ لائحہ عمل کے اوپر لکیر کے فقیر کی طرح چلنا ہے۔ لائحہ عمل تو ایک موٹی موٹی گائیڈ لائن ہے اس کے علاوہ اس کی

detail میں جانا اور اس پر مزید کام کرنا، پروگرام بنانا اور پلاننگ کرنا، یہ آپ کا اپنا کام ہے۔اور جماعتی طور پر انصار کی عمر کے جو لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں تو سیکرٹری تبلیغ سے ان کی انفارمیشن لیا کریں۔معلومات لیں (اور) پھر اپنے قائد تربیت نو مبائعین کو دیں۔

قائد صاحب تبلیغ: دعا کی درخواست ہے حضور!

اس کے بعد حضور نے صدر صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: آپ کا ایک گھنٹہ بھی پورا ہوگیا ہے۔

صدر صاحب انصار اللہ: جی حضور! جزاکم اللہ احسن الجزاء۔حضور! خاکسار نے درخواست کرنی تھی کہ ان شاءاللہ اگلے مہینے نومبر میں ہمارا سالانہ اجتماع MANNHEIM میں منعقد ہوگا۔ آپ سے درخواست کی ہوئی ہے کہ ازراہ شفقت اجتماع کے آخری دنوں میں اختتامی خطاب فرمادیں۔

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آج جو باتیں ہوئی ہیں انہی کو میرا خطاب سمجھ لیں۔مجلس انصار اللہ انگلستان کو میں نے جو خطاب کیا تھا وہ ان کو سنادیں۔

صدر صاحب انصاراللہ: جی حضور! ہر سرکل میں جو بھی تربیتی اور (دوسرے) مختلف پوائنٹ ہوتے ہیں وہ نکال کر ہر سرکل میں بھجواتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: اس میں سے پوائنٹس نکالیں اور وہ ان کو بھجوائیں۔سوال جواب کوئی فائدہ نہیں دیتے جب تک عمل نہ کریں۔اپنی پوری کوشش کریں اور عمل کریں ۔ پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کے بہتر نتائج پیدا کرے۔اور پھر معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ہمارے ہاں کام کرنے کی بھی اور دعائیں کرنے کی بھی کمزوری ہے۔پہلے دونوں طرف کی کمزوریوں کو دور کریں پھر ہی ہم کچھ کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔

اختتامی خطاب نیشنل اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 ستمبر 2021 کو مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے اجتماع میں شامل ہو کر خدام کو اختتامی خطاب سے نوازا ۔جس میں آپ نے نصائح کرتے ہوئے فرمایا۔

تمام خدام اور اطفال کو یہ جاننا چاہیے کہ وہ بہت انمول ہیں اور ہر احمدی حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کا ایک قیمتی وجود ہے۔اس کو صرف عطائے خداوندی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ (یاد رکھیں کہ) یہ (انعام) اسی صورت میں رہے گا جب ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کے لیے اپنے Role کو ادا کرے گا اور اسکی خوشحالی اور ترقی کے لیے ہمیشہ کوشش میں لگا رہے گا۔یہ ایک حقیقت ہے کہ بچے اور نوجوان کسی بھی قوم کی ترقی کے لیے ایک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔یقیناً وہ قوم جس کے بچے اور نوجوان اپنی قوم کے لیے خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہی قومیں ترقی اور کامیابی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرتی ہیں۔یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم کی زندگی اور کامیابی کسی ایک نسل کی ترقی پر منحصر نہیں ہے بلکہ وہی قومیں حقیقتاً کامیاب ہوتی ہیں جو دنیا کو بہتری کے لیے تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہیں اور نسلاًبعدنسلٍ اپنی قوم کے (نیک) مقاصد کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتی ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتیں کہ ان کی ترقی اور کامیابی میں کسی قسم کی بھی تاخیر ہو۔جس طرح ہر صبح سورج نکلتا ہے اور ناکام نہیں ہوتا اسی طرح ہمارا بھی ہر دن ہمیں جماعتی و روحانی ترقی کی خوشخبریوں کی طرف لے جانے والا ہو۔جب تک ہماری یہ حالت رہے گی کوئی بھی ہمیں ناکام نہیں کرسکتا۔آپ کے Banner پر حضرت مصلح موعودؓ کا خدام کے متعلق یہ مقولہ «قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی» بڑے فخر سے درج ہے۔تاہم یہ الفاظ یا ماٹو صرف فخر کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ خدام الاحمدیہ کے لیے ایک بیداری، MOTIVATION اور INSPIRATION CALL ہونی چاہیے۔خدا تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور فرائض ادا کرنے والا بنائے۔اللہ کرے کہ آپ لوگ خدا تعالی اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے والے ہوں۔جماعت کا نام پوری دنیا میں روشن کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں۔میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیاب و کامران کرے اور ہمیشہ خدام الاحمدیہ پر اپنے فضل نازل فرماتا چلا جائے آمین۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور دعا کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی بنائی ہوئی SALAAT HUB WEBSITE کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے 39ویں جلسہ سالانہ 2021ء کے موقع پر
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے نام پیغام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

پیارے احباب جماعتِ احمدیہ سوئٹزرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ 11 اور 12 ستمبر 2021ء کو اپنا دو روزہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور شاملینِ جلسہ کو اس کی علمی و روحانی برکات سے بے انتہاء فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ یہ جلسہ مخصوص حالات میں ہو رہا ہے اور اس میں ایک معین تعداد کو شامل ہونے کی اجازت ہے اس لئے جو جلسہ کے مقام پر نہیں جاسکتے ان کے لئے آن لائن جلسہ سُننے کا انتظام ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ آن لائن اس جلسہ میں شامل ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دُعاؤں کا وارث بنیں جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شاملین کے لئے فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا فضل اور احسان کہ اس نے آپ کو اس زمانہ کے امام کو ماننے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ ہمیشہ ان مقاصد کو پیشِ نظر رکھیں جو بیعت اور جلسہ کے انعقاد کے مقاصد ہیں۔ وہ مقاصد کیا ہیں؟ یہی کہ دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ خدا ترسی اور پرہیز گاری پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مقصد یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دِل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں‘‘

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

پس آپ میں سے وہ سب جو دنیوی کاموں اور کاروباروں کو چھوڑ کر جلسہ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوتے ہیں یا آن لائن جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں آپ کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ خالص ہو کر اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے بن جائیں۔ نیکیوں میں بڑھنے والے اور تقویٰ کے معیار بلند کرنے والے بن جائیں۔ اپنے نفسوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سعی کرنے والے ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ان معیاروں کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے جو آپ اپنی جماعت سے چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ان مقاصد کی توجہ دلاتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

’’بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دِل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی سے ایک پاک نمونہ پیدا کر کے دکھاوے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 604-605 جدید ایڈیشن)

پس جلسہ کے دنوں میں آپ علمی اور تربیتی طور پر قرآن، حدیث اور سُنت کی روشنی میں باتیں سُنیں گے تو خدا تعالیٰ کی ذات کا اِدراک، اُس سے تعلق جوڑنے کی طرف آپ کی توجہ مبذول ہو گی۔ اس علم کے ساتھ اپنے عمل کو بھی صیقل کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ حاصل کیا، اُس کو سنبھالنے اور اُس سے فیض اُٹھاتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر عمل میں دوام اور باقاعدگی کی ضرورت ہے۔ ان برکات کو سمیٹنے کے لئے اس جلسہ کو بھی فضل الٰہی سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک بات جو آخر پر کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایم ٹی اے کے پروگراموں سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ میرے خطبات باقاعدگی سے سُنیں۔ اس کے نتیجہ میں آپ کا تعلق خلافت سے بڑھے گا اور خلافت کی برکات سے بھی حصہ پائیں گے۔ اپنی اولادوں کو بھی خلافت کے ساتھ جوڑیں۔ اس کی برکات سے آگاہ کریں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے مقاصد کو تبھی پورا کرنے والے بنیں گے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء سے وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط کریں گے۔ پھر احیاء اسلام کا کام بھی خلافت احمدیہ کے ساتھ جڑ کر ہی سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: صباح الدین بٹ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے 39ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا39/واں دو روزہ جلسہ سالانہ مؤرخہ 11اور12ستمبر 2021ء بروزہفتہ،اتوار مسجد نور ویگو لٹینگن کے قریب سکول میں منعقد ہوا۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل مؤرخہ 10 /ستمبر بروز جمعہ کو مکرم ملک عارف محمود صاحب افسر جلسہ سالانہ نے مکرم ولید طارق تار تنسر نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کو جلسہ سالانہ 2021ء کے انتظامات کامعائنہ اور خدمت پر مامور ناظمین کا تعارف کروایا۔محترم امیر صاحب نے نظامتوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے افسران اور ناظمین کو ہدایات دیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامی معائنہ کے بعد محترم امیر صاحب کی صدارت میں ایک مختصر تقریب ہوئی، جس کا آغاز مکرم محمد فائز احمد خان صاحب نائب مبلغ انچارج کی تلاوت قرآنِ کریم مع اُردو و جرمن ترجمہ سے ہوا۔محترم امیر صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کو سراہاتے ہوئے جلسہ سالانہ کے افسران، ناظمین اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم ملک عارف محمود صاحب افسر جلسہ سالانہ نے بھی تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور انہیں ہدایات دیں۔ اس کے بعد نیشنل امیر صاحب نے دُعا کروائی۔ بعد ازاں احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد نمازِ مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

پہلا دِن

بروز ہفتہ مسجد نور ویگو لٹینگن میں نائب مبلغ انچارج محمد فائز خان صاحب نے باجماعت نمازِ تہجد اور فجر پڑھائی اور درسِ قرآن کریم دیا، جس کا اُردو، جرمن اور انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز صبح 10:30بجے پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم ولید طارق تار تُنسر نیشنل امیر صاحب نے سوئٹزرلینڈ کا جھنڈا جبکہ مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ نے لوائے احمدیت لہرایا اور افتتاحی دُعا کراوئی۔

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کے بعد جلسہ سالانہ کے پہلے اور افتتاحی اجلاس کی کاروائی کا آغاز محترم مبلغ انچارج صاحب کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔

تلاوتِ قرآن کریم مع جرمن و اُردو ترجمہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد محترم مبلغ انچارج صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سُنایا جو آپ نے از راہِ شفقت جلسہ سالانہ کے موقع پر ارسال فرمایا تھا۔ بعدہ پیغام کا جرمن ترجمہ محترم نیشنل امیر صاحب نے پیش کیا۔حضور انور کے پیغام کے بعد محترم مبلغ انچارج صاحب نے افتتاحی تقریر کی اور دُعا کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے مقرر مکرم فہیم احمد خان صاحب مبلغِ سلسلہ نے ’’وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم‘‘ کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔

اِس اجلاس کے دوسرے مقرر مکرم ڈاکٹر عطاء الواسع صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ نے ’’اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ یعنی ذکرِ الٰہی اطمینانِ قلب کا ذریعہ‘‘ کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد پہلے اجلاس کے آخری مقرر مکرم نعیم اللہ صاحب نے ’’نماز وصلِ الٰہی کا ذریعہ‘‘ کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

بوقت سوا ایک بجے ضروری اعلانات کے بعد وقفہ برائے طعام و نمازِظہر وعصر ہوا۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز بوقت 15:05بجے سہ پہر مکرم فائز احمد خان صاحب نائب مبلغ انچارج کی صدارت میں تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔

تلاوتِ قرآنِ کریم مع جرمن واُردو ترجمہ اور منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مکرم طلحہ تار تُنسر صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ نے ’’استحکام خلافت کے لئے ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر جرمن میں تقریر کی۔

دوسرے مقرر محترم مبلغ انچارج صاحب نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں‘‘ کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خوش الحانی سے پڑھا گیا۔

جس کے بعد دوسرے اجلاس کے آخر میں ایک گھنٹہ سے زائد وقت کی مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔جس میں محترم نیشنل امیر صاحب، محترم مبلغ انچارج صاحب اور محترم نائب مبلغ انچارج صاحب نے حاضرین کی طرف سے بھجوائے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔

اجلاس کے اختتام سے قبل دیگر ضروری اعلانات کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق گزشتہ ایک سال کے دوران وفات پاجانے والے دو احبابِ جماعت کے اسماء بغرض دعائے مغفرت پڑھ کر سُنائے گئے۔جن میں مکرم صوفی تنویر احمد صاحب مرحوم اور مکرم عبد الوحید وڑائچ صاحب مرحوم شامل ہیں۔

بقیہ صفحہ 8 پر

چھوٹی مگر سبق آموز بات

میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’دیکھو میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔نہ تمہارے اجر و نیاز کا محتاج ہوں۔ میں تو اس بات کا امیدوار بھی نہیں کہ کوئی تم میں سے مجھے سلام کرے۔اگر چاہتا ہوں تو صرف یہی کہ تم اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ۔اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبع ہوکر دنیا کے تمام گوشوں میں بقدر اپنی طاقت وفہم کے امن و آشتی کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پہنچاؤ۔‘‘

(خطباتِ نور، بدر جلد 10نمبر 5 یکم دسمبر 1910ء صفحہ1)

مرسلہ: بشریٰ نذیر آفتاب۔سسکاٹون، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

26 اکتوبر2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:04	17:48
مدینہ منورہ	05:06	17:46
قادیان	05:18	17:44
ربوہ	04:58	17:24
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:16	17:48